

پیشکش: تحفظ اکابرین دیوبند پریذینٹ اینڈ الانجمن ڈاٹ او آرجی

رسالہ :

عقیدہ حاضروناظراوررضاخانی

مرتب :

محمد سیف حنفی صاحب دامت برکاتھم

پیشکش:

الانجمن ڈاٹ او آرجی

تحفظ اکابرین دیوبند پریذینٹ

ٹیلی گرام چینل تقویۃ الایمان

https://t.me/taqviyatuleemaan

{بریلوی عقیدہ حاضروناظر

کی علمی تنقیح...}

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بریلویوں کے عقیدے پیٹ کے گھڑے عقیدے ہیں اس لئے تو آج تک یہ ایک بات پر متفق نہ ہو سکے۔ کوئی ایران کی تو کوئی توران کی ہانکتا ہے۔

آن کا عقیدہ حاضروناظر بھی اسی پیٹی عقیدہ میں سے ایک ہے۔

یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ انہوں نے اپنے عقائد شیعہ حضرات سے چوری کئے ہیں۔اس بات کی تائید خود بریلوی حضرات کے گھر سے پیش خدمت ہے۔

بریلوی عقائد شیعہ سے چوری شدہ ہیں:

ا:رضاخانی اشرف العلماء کا بیٹا مولوی غلام نصیر الدین سیالوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے؛

"علم غیب،حاضروناظر،مختارکل،استمداد وغیرہ یہ تمام عقائد شیعہ کے اندر موجود ہیں"

(عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ،جلد ا ص ۴۱)

تو آپ حضرات نے دیکھا کہ اس بات کا ان کو بھی اقرار ہے کہ ان کے یہ عقائد اہل تشیع حضرات والے ہیں۔

بریلوی عقیدہ قطعی ہے یا ظنی

بریلوی آج تک اس بات پر ہی متفق نہ ہو سکے کہ ان کا یہ عقیدہ قطعی ہے یا ظنی۔کچھ حضرات کے نزدیک یہ عقیدہ قطعیات ہیں داخل ہے کچھ کے نزدیک ظنیات میں

دعوی نمبر ا :حاضروناظر کا عقیدہ قطعی ہے

ا :مولوی عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں:

"ہاں جو نبی ﷺ کے حاضروناظر ہونے کے منکر ہیں اس کی وجہ یہ ہی ہو سکتی ہے کہ وہ ایمان سے خالی ہیں" (مقیاس الحنفیت ص ۲۴۸)

ان کے نزدیک وہ بندہ جو یہ عقیدہ نہیں رکھتا وہ ذرہ بھر بھی ایمان نہیں رکھتا یعنی دوسرے لفظوں میں بے ایمان ہے۔

۲ :انہیں کی کتاب انوار قمریہ ص ۱۰۷ پر یوں لکھا ہے:

"اسی طرح سیدنا وسندنا حضرت ابوبکرؓ اور امیر المومنین حضرت عمرؓ کا گستاخ اور محبوب خدا ﷺ کے حاضروناظر کا منکر دونوں شخص عقیدہ کے لحاظ سے اس کے مرتکب ہوتے ہیں اور یہ التزام کفر ہے۔جس سے نکاح نہیں رہتا۔لہذا جس فعل کا تعلق عقیدہ سے ہو اور وہ اہل سنت کے خلاف ہو تو مرتد قطعی ہے۔العیاذ باللہ اور اس کا قتل واجب ہے۔"

ان صاحب کے مطابق اس عقیدہ کے منکر کا حکم یہ ہے۔

:ا وہ التزام کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

:۲ اس کا نکاح نہیں رہتا۔

:۳ جس فعل کا تعلق عقیدہ سے ہو اور وہ اہل سنت کے خلاف ہو تو مرتد قطعی ہے۔

:۴ اس کا قتل واجب ہے۔

ان تمام باتوں سے یہ واضح ہوا کہ ان کا عقیدہ ان کے نزدیک قطعی ہے اس لئے تو منکر پر اس قدر سنگین فتوی جات لگائے جا رہے ہیں۔

دعوی نمبر ۲ :یہ عقیدہ ظنیات میں سے ہے۔

ا :پیر سائیں غلام رسول قاسمی لکھتے ہیں:

''ظنیات محتملہ : یہ نظریات ایسی ظنی دلیل سے ثابت ہوتے ہیں جو محظ راجح ہو اور جانب خلاف کے لئے گنجائش موجود ہو مثلاً محبوب کریم ﷺ عالم ما کان وما یکون سمجھنا حاضر وناظر سمجھنا''

(القوائد فی العقائد ص ۴)

۲: مولوی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

''مسئلہ حاضر وناظر عقائد ظنیہ اور فضائل ومناقب کی قبیل سے ہے اس لئے نصوص کے مطالبہ کا کیا معنی''

(دلوں کا چین ص ۲۰۸)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں ''حاضر وناضر کا مسئلہ قطعیات سے نہیں بلکہ باب فضائل سے متعلق ہے۔ اس لئے اس کے ثبوت میں دلائل ظنیہ قابل احتجاج ہیں'' (ایضاً ص ۲۰۹)

لطیف نقطہ: بریلوی حضرات کی اس عقیدہ کو ظنیات میں شامل کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ ان سے نصوص کا مطالبہ نہ کیا جائے کیوں کہ مطالبہ کی صورت میں قطعی دلائل کہاں سے لائیں گے یہ بے چارے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

{بریلویوں کے متضاد دعوے}

آپ کو یہ جان کر حیرانگی ہونی چاہیے کہ ان کے علماء کے نبی ﷺ کے حاضر وناضر ہونے کے متعلق اس قدر متضاد دعوے ہیں کہ اہل علم وعقل اس بات پر ہنسنے پر مجبور ہیں۔ وجہ وہی ہے کہ ان کے عقیدے پیٹ کے گھڑے ہوئے ہیں۔

اب ہم بریلویوں کے متضاد دعوے آپ کے سامنے لاتے ہیں۔

دعوی نمبر: ۱

رضاخانیوں کے کمپوڈرِ ملت مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

''عالم میں حاضر وناضر ہونے کے شرعی معنی یہ ہیں کہ قوت قدسیہ والا ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالم کو اپنے کف دست کی طرح دیکھے۔ اور دور وقریب کی آوازیں سنے''

(جاء الحق ص ۱۳۸)

☆ یعنی ان کے نزدیک حاضر وناضر ہونے کہ شرعی معنی یہ ہے کہ نبی ﷺ ایک ہی جگہ موجود ہیں اور وہیں سے تمام عالم کو دیکھتے ہیں۔ جبکہ ان کا دعوی خود ان کے ہم مسلک مولوی عمر اچھروی کو ہی منظور نہیں

★ مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں:

''ناظرہونابغیرحاضرہونے کے محال ہے''

(مقیاس الحنفیت ص ۲۷۴)

یعنی ناظرہوناحاضرہونے کے بغیرممکن نہیں۔جوحاضرہوگاوہی ناظرہوگا۔اورمفتی احمدیارصاحب نبی ﷺ ایک ہی جگہ مانتے ہیں ہرجگہ نہیں۔توعمراچھروی کی روسے مفتی صاحب نبی کے ہرجگہ ہونے کے منکرٹھہرے اورمندرجہ ذیل فتوؤں کی زدمیں آگئے۔

انہیں کی کتاب انوارقمریہ ص ۱۰۷ پریوں لکھاہے:

''اسی طرح سیدناوسندناحضرت ابوبکرؓ اورامیرالمومنین حضرت عمرؓ کاگستاخ اورمحبوب خدا ﷺ کے حاضروناظرکامنکردونوں شخص عقیدہ کے لحاظ سے اس کے مرتکب ہوتے ہیں اوریہ التزام کفر ہے۔جس سے نکاح نہیں رہتا۔لہذاجس فعل کاتعلق عقیدہ سے ہواوروہ اہل سنت کے خلاف ہوتو مرتدقطعی ہے۔العیاذباللہ اوراس کاقتل واجب ہے۔''

ان صاحب کے مطابق اس عقیدہ کے منکرکاحکم یہ ہے۔

:۱وہ التزام کفرکامرتکب ہوتاہے۔

:۲اس کانکاح نہیں رہتا۔

:۳جس فعل کاتعلق عقیدہ سے ہواوروہ اہل سنت کے خلاف ہوتومرتدقطعی ہے۔

:۴اس کاقتل واجب ہے۔

:۲مولوی عمراچھروی صاحب لکھتے ہیں:

''ہاں جونبی ﷺ کے حاضروناظرہونے کے منکرہیں اس کی وجہ یہ ہی ہوسکتی ہے کہ وہ ایمان سے خالی ہیں''

(مقیاس الحنفیت ص ۲۴۸)

ان کے نزدیک وہ بندہ جویہ عقیدہ نہیں رکھتاوہ ذرہ بھربھی ایمان نہیں رکھتایعنی دوسرے لفظوں میں بے ایمان ہے۔

☆☆لہذامفتی احمدیارنعیمی صاحب اپنی خیرمنائیں۔

<u>دعوی نمبر:۲</u>

مولوی عبدالسمیع رامپوری صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

''روح نبی ﷺ ساتویں آسمان پرعلّیین میں موجودہے اگروہاں سے آپ کی نظرمبارک کل زمین کے چندمواضع ومقامات پرپڑجائے ترشح انوارفیضان احمدی سے کل مجالس مطہرہ کوہرطرف سے مثل شعاع شمس محیط ہوجائے توکیامحال اوربعیدہے''

(انوارساطعہ ص ۳۵۷)

☆اس کتاب پراحمدرضاکی تقریظ ہے لہذااب یہی نظریہ ان کابھی تسلیم کیاجائے گا۔

☆ان کے مطابق روح مبارک آسمان میں علّیین کے مقامات پرہے اوروہیں سے تمام مقامات کو ملاحظہ فرمائے ہوئے ہے۔

☆مولوی عمراچھروی لکھتے ہیں:

''ناظرہونابغیرحاضرہونے کے محال ہے''

(مقیاس الحنفیت ص ۲۷۴)

یعنی ناظرہوناحاضرہونے کے بغیرممکن نہیں۔جوحاضرہوگاوہی ناظرہوگا۔تواعلی حضرت بھی حاضرو

ناظر کے منکر ٹھہرے۔ان پر بھی انوار قمریہ اور مقیاس الحنفیت کے فتاوی جات جالگے۔

☆ نیز احمد یار نعیمی کے لحاظ سے بھی یہ غیر شرعی عقیدہ ہے۔حوالہ دعوی نمبر ا میں ملاحظہ فرمائیں

دعوی نمبر:۳

مولوی عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں:

"نبی ﷺ کا روح ہر جگہ موجود ہے"

(مقیاس المناظرہ ص ۲۰۰)

☆ ان کے نزدیک روح مبارک ہر جگہ موجود ہے۔جبکہ آپ نے احمد رضا کا عقیدہ ملاحظہ فرمالیا ہوگا کہ ان کے نزدیک روح مبارک آسمان میں علّیین کے مقامات پر ہے اور وہیں سے تمام مقامات کو ملاحظہ فرمائے ہوئے ہے۔

اب جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہ ہو اس کو وہ کافر سمجھتے ہیں (الصوارم الہندیہ مولوی حشمت علی)

☆ لہذا یہ عقیدہ رکھ کر عمر اچھروی صاحب خود کافر ہو گئے

☆ نیز احمد یار نعیمی کے لحاظ سے بھی یہ غیر شرعی عقیدہ ہے۔حوالہ دعوی نمبر ا میں ملاحظہ فرمائیں

دعوی نمبر:۴

بریلوی علامہ ظفر عطاری صاحب لکھتے ہیں:

"وہ ہر جگہ حاضر ہیں ہر مسلمان کے دل میں تشریف فرما ہیں۔ہر مسلمان کے گھر میں وہ تشریف فرما ہیں" (حق پر کون ص ۶۱)

☆ کس قدر گپ ہے پہلے لکھتا ہے کہ ہر جگہ حاضر ہیں۔پھر اسی لائن میں مسلمان کی قید بھی لگادی کہ مسلمان کے دل اور گھر میں حاضر ہیں اور بس۔خود اندازہ لگائیں کہ کیا یہ علامہ ہیں جو ایک ہی لائن میں اس قدر تضاد بیانی کا شکار ہیں۔

☆ ہر جگہ حاضر وناظر نہ مان کر ماقبل کے فتاوی جات ان پر بھی جالگے۔

☆ نیز احمد یار نعیمی کے لحاظ سے بھی یہ غیر شرعی عقیدہ ہے۔حوالہ دعوی نمبر ا میں ملاحظہ فرمائیں

اس کتاب پر مولوی منشاء تابش صاحب اور مولوی صدیق ہزاروی کی تقریظ موجود ہے

دعوی نمبر:۵

مولوی عنایت اللہ صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ

"سرکار اپنے وجود مقدس بعینہ یا جسم اقدس مثالی کے ساتھ تشریف فرما ہو کر اپنے مقربین کو اپنے جمال کی زیارت اور نگاہ کرم کی رحمت و برکت سے سرفراز فرمائیں"

(حاضر وناظر رسول ص ۷۱)

☆ لیجیے اب جسم سے حاضر وناظر ہونے کا دعوی بھی ہو گیا۔

☆ جو تشریف لا کر زیارت سے مستفید فرمائیں وہ پہلے موجود نہیں رہے تو لہذا ہر جگہ حاضر وناظر کی نفی ہو گئی اور ماقبل کے فتوے ان پر بھی جالگے۔

اسی طرح مولوی اللہ دتا صاحب لکھتے ہیں:

"یہ کہ آپ اپنے جسم اطہر کے ساتھ ہر جگہ موجود ہوں یہ صورت خاص ہے اور موقوف ہے اللہ کے پیارے رسول ﷺ مشعیت پر کہ جب چاہیں دو چار، دس بلکہ ہزار، دو ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ مقامات پر بذات خود تشریف لے جائیں"

(تنویرالخواطر ص ۷۴)

☆ یہ صورت بھی نبی ﷺ مرضی پر ہے کہ جسم کے ساتھ متعدد مقامات پر حاضر ہوں۔

☆ متعدد سے بھی ہر جگہ ہونا لازم نہیں آتا۔

☆ اس سے بھی زیادہ مقامات پر تشریف لے جائیں سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ آپ ﷺ پہلے وہاں موجود نہ ہوں۔ لہذا یہ بھی حاضرو ناظر کی نفی ہوئی اور ان پر بھی ماقبل کے مقیاس حنفیت اور انوار قمریہ والے فتوے جا لگے۔

<u>دعوی نمبر:۶</u>

مولف کتاب حق پر کون لکھتے ہیں:

''حضور ﷺ اس وقت یا ہر وقت یہاں موجود ہیں یہ ہمارا عقیدہ نہیں''

(حق پر کون ۵۹)

☆ لو جی اس نے صاف حاضرو ناظر کا انکار کر کے ماقبل کے فتوے وصول کر لئے۔

☆ یہ کتاب ایسی ہے کہ اس کا انکار کرنا بھی غلط ہے کیوں کہ اس پر محمد صدیق ہزاروی اور منشاء تانش بریلوی کی تقریظ موجود ہے۔ لہذا وہ بھی ان فتاوی کے مستحق ہوں گے۔

<u>دعوی نمبر:۷</u>

ایک اور رضاخانی احمد رضا کا عقیدہ یوں بیان کرتے ہیں:

''منکرین کا یہ الزام ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی اور ان کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ ہر جگہ حاضرو ناظر ہیں حالانکہ یہ بہت سنگین بہتان ہے جو کہ امام احمد رضا محدث بریلوی اور ان کے ماننے والوں پر لگایا جاتا ہے''

(بدعات کے خلاف سو فتوے ص ۴۰)

☆ لو اس نے تو پوری جماعت کے حوالے سے یہ لکھ دیا کہ ہم پر بہتان باندھا جاتا ہے یعنی ان کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔

☆ اس نے پوری جماعت کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے حاضرو ناظر کا انکار کر دیا۔

<u>☆ انہیں کی کتاب انوار قمریہ ص ۱۰۷ پر یوں لکھا ہے</u>:

''اسی طرح سیدنا و سندنا حضرت ابوبکرؓ اور امیر المومنین حضرت عمرؓ کا گستاخ اور محبوب خدا ﷺ کے حاضرو ناظر کا منکر دونوں شخص عقیدہ کے لحاظ سے اس کے مرتکب ہوتے ہیں اور یہ التزام کفر ہے۔ جس سے نکاح نہیں رہتا۔ لہذا جس فعل کا تعلق عقیدہ سے ہو اور وہ اہل سنت کے خلاف ہو تو مرتد قطعی ہے۔ العیاذ باللہ اور اس کا قتل واجب ہے۔''

ان صاحب کے مطابق اس عقیدہ کے منکر کا حکم یہ ہے۔

:۱ وہ التزام کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

:۲ اس کا نکاح نہیں رہتا۔

:۳ جس فعل کا تعلق عقیدہ سے ہو اور وہ اہل سنت کے خلاف ہو تو مرتد قطعی ہے۔

:۴ اس کا قتل واجب ہے۔

:۲ مولوی عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں:

''ہاں جو نبی ﷺ کے حاضرو ناظر ہونے کے منکر ہیں اس کی وجہ یہ ہی ہو سکتی ہے کہ وہ ایمان سے

خالی ہیں'' (مقیاس الحنفیت ص ۲۴۸)

ان کے نزدیک وہ بندہ جو یہ عقیدہ نہیں رکھتا وہ ذرہ بھر بھی ایمان نہیں رکھتا یعنی دوسرے لفظوں میں بے ایمان ہے۔

☆ لیجئے پوری جماعت ایمان سے خارج ،قتل کی مستحق ،توبہ کرنے کی مستحق اورالتزام کفر کا شکار ہے اوران کے نکاح نہیں رہے۔

٭ انکا تو دعوی جسم کے ساتھ حاضروناظر کا ہے جبکہ انہیں کے ہم **مسلک مولوی ظفر صاحب لکھتے ہیں**:

''مناظراسلام حضرت علامہ سعید اسعد صاحب لکھتے ہیں 'ہم اہل سنت والجماعت نبی مکرم ﷺ کے جسم بشری کے ساتھ ہر جگہ ہونے کا دعوی نہیں کرتے''

(حق پر کون ص ۶۰)

☆انہوں نے تو خود ہی اپنے مولویوں کا رد کر دیا۔

مولوی عبدالحکیم شرف قادری صاحب لکھتے ہیں:

''بے شک حاضروناظر کے نظریہ کا تعلق حضور نبی کریم ﷺ کے جسم اقدس کیساتھ نہیں ہے۔اور نہ ہی آپ کی بشریت کے ساتھ ہے بلکہ اس نظریہ کا تعلق آپ ﷺ نورانیت اورروحانیت کے ساتھ ہے''

(بحوالہ حق پر کون ص ۵۹،۶۰)

☆ لیجیے انہوں نے بھی جسمانیت کے ساتھ حاضروناظر ہونے کے دعوے کا رد کر دیا۔

☆اسی کتاب پر عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی تقریظ بھی ہے۔

کس قدر عجیب عقیدہ ہے کہ اس پر سب بریلوی آپس میں دست وگریبان ہیں اورایک دوسرے پر فتوی لگاتے ہیں۔ہم نے انتہائی اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کے متضاد دعوے نقل کر دیے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

{رضاخانیوں کا اللہ تعالی کے متعلق نظریہ}

اب آتے ہیں کہ ان کے نزدیک اللہ کے حاضروناضر کا کیا عقیدہ ہے۔اس بات کا ذکر اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہم جب یہ کہتے ہیں کہ یہ حاضروناضر ہونا اللہ کی صفت ہے کہ وہ اپنی شان کے اعتبار سے حاضروناظر ہیں تو رضاخانی شدومدوے اس پر فتوی لگاتے ہیں۔لہذا اب ہم اس پر بھی انکا اختلاف ذکر کرتے ہیں۔

اب ہم ان کے اس بات میں بھی عجیب وغریب دعوے پیش کرتے ہیں۔

دعوی نمبر:۱ **مفتی عبدالواجد قادری صاحب لکھتے ہیں:**

''یہ دونوں الفاظ (حاضروناظر) اللہ سبحانہ تعالی کے شایان شان نہیں''

(فتاوی یورپ ۹۷,)

☆یعنی یہ لفظ اللہ کی شان کے مطابق نہیں۔

۳: **مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:**

''ہر جگہ میں حاضروناضر ہونا خدا کی صفت ہر گز نہیں''

(جاءالحق ص ۱۶۱)

آگے لکھتے ہیں

''خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے۔ہر جگہ میں ہونا تو رسول خدا ہی کی شان ہوسکتی ہے''

(جاءالحق ص ۱۶۲)

☆یعنی خدا کو ہر جگہ ماننے والا بے دین ہے

۴: **مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:**

'' حاضروناظر کا اطلاق اللہ تعالی کے لئے بعض فقہاء کرام کے نزدیک ہے''

(فتاوی اویسیہ جلد اول)

☆بعض فقہا کا حوالہ دے کر اویسی لکھتے ہیں کہ اللہ کے لئے حاضروناظر کا لفظ استعمال کرنا کفر ہے۔

☆ **علامہ فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:**

''یا حاضر اور یا ناظر کہنا کفر نہیں ہے۔ظاہر ہے نفی کفر مستلزم جواز نہیں ہوسکتا اس لئے ممکن ہے کہ حرام ہو یا مکروہ'' (ندائے یارسول اللہ ص ۳۵)

☆ان کا کہنا یہ ہے کہ اگرچہ اللہ کے لئے حاضروناظر کے لفظ کا استعمال کفر تو نہیں۔لیکن کفر نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حرام اور مکروہ بھی نہ ہو۔یعنی کہنا چاہتے ہیں کہ ممکن ہے حرام ہو یا مکروہ۔

☆ایک جگہ کچھ لکھ دوسری جگہ کچھ۔

یہی اویسی ایک جگہ لکھتے ہیں؛

''اللہ تعالی بذات حاضروناظر ہے اور رسول ﷺ بالعطاء''

(ندائے یارسول اللہ ۴۳,)

☆لیجیے یہ تو اپنے فتوی سے کفر کے گھاٹ اتر گئے۔

اب تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ ہو۔

:ا مولوی اللہ دتا مولانا سرفراز خان صاحب علیہ الرحمۃ کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

''ہم خان صاحب سے پوچھتے ہیں
اللہ تعالی کو ہر جگہ حاضروناظر مانتے ہو یا نہیں۔ اگر نہیں مانتے تو یہ صریح کفر ہے''

(تنویر الخواطر ص ۷۰۔۷۱)

☆ان کے مطابق اللہ کو حاضروناظر نہ ماننا صریح کفر ہے

مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں :

'' حاضروناظر کا اطلاق اللہ تعالی کے لئے بعض فقہاء کرام کے نزدیک کفر ہے''

(فتاوی اویسیہ جلد اول)

☆نتیجہ یہ نکلا کہ جو اللہ کو حاضروناظر مانے بریلویوں کے نزدیک وہ بھی کافر ہے جو نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔

مفتی احمد یار لکھتے ہیں؛

:۲ ''نمازی جس طرح اللہ کو حاضرناظر جانے اسی طرح محبوب ﷺ کو''

(تفسیر نعیمی ص ۵۸ جلد ۱)

☆لہذا یہ حاضرناضر ماننے کے کافر ہوئے۔

نیز

''اللہ تعالی بذات حاضروناظر ہے اور رسول ﷺ بالعطاء''

(ندائے یارسول اللہ ۴۳ ,)

مولوی اویسی صاحب کے نزدیک اللہ بالذات حاضروناظر ہیں اور احمد یار صاحب لکھتے ہیں کہ جس طرح نمازی اللہ کو حاضروناظر مانے اسی طرح نبی ﷺ کو۔ تو گویا ان کے نزدیک نبی بھی بالذات اور ذاتی طور پر حاضر ہیں۔ یہ خود بریلویوں کے نزدیک ایک کفر ہے۔

:۱۳نوار شریعت میں ص ۲۴۳ پر اللہ کے لئے حاضروناظر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

:۱۴نوار احناف بجواب انصاف ص ۲۰۰ پر اللہ کے لئے لفظ حاضروناضر استعمال ہوا ہے

اس کے علاوہ اور بہت سی جگہوں پر خود انہوں نے اللہ کے لئے یہ لفظ استعمال کیا ہے

☆ یہ سب کے سب حضرات مفتی فیض احمد اویسی کے حساب سے کافر اور احمد یار نعیمی صاحب کے حساب سے بے دین ہیں۔

ہم مختصر طور پر اگر کہیں تو بات یہ ہے کہ اس میں رضاخانیوں کا شدید اختلاف ہے۔ جو اللہ کو حاضروناظر مانتے ہیں وہ بھی کافر جو نہ مانے وہ بھی دیکھیں رضاخانی کس موقف کو اپنا کے کافر ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

{چند لطیف نقطے}

نمبر ۱

اول بات یہ ذہن میں ہو کہ رضا خانی اس عقیدہ کو نبی ﷺ کے کمالات میں شمار کرتے ہیں جیسا کہ

مفتی فیض احمد اویسی دیوبندیوں کے متعلق لکھتے ہیں؛

''مگر کمالات انبیاء کے منکر ہیں کہ حاضر و ناظر کے کلمات کا حضور ﷺ کے لئے استعمال کرنا کفرو شرک قرار دئے جا رہے ہیں''

(دلوں کا چین ص ۲۵)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''جب سے مخالفین نے حضور ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کے کمال کا انکار کیا ہے''

(دلوں کا چین ص ۳۱)

☆ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ یہ اس عقیدہ کو کمالات انبیاء میں شمار کرتے ہیں۔

مولوی عبد السمیع احمد رضا کی مصدقہ کتاب میں لکتے ہیں :

''اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک و ناپاک مضالس مذہبی وغیرہ میں حاضر ہونا رسول ﷺ کا دعوی نہیں کرتے۔ ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک و ناپاک کفر و غیر کفر میں پایا جاتا ہے''

(انوار ساطعہ ص ۳۵۹)

☆اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ابلیس اور ملک الموت نبی ﷺ سے بھی زیادہ مقامات پر موجود ہیں۔

☆یہ کتاب احمد رضا کی تقریظ یافتہ ہونے کا شرف رکھتی ہے۔ اس لئے اس میں موجود عقیدہ احمد رضا کا بھی شمار ہوگا۔

اس پر کیا فتوی ہے آپ اس کو بھی پڑھتے جائیں۔

مولوی احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں؛

''کسی نبی کے معجزات و کمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر ماننا توہین نبوت ہے''

(الحق المبین ص ۹۸)

اسی سے ملتی جلتی بات مفتی احمد یار نعیمی نے لکھی ہے۔ بلکہ انہوں نے تو اس بات کو قرانی آیات ،احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے خلاف اور کفر کہا ہے۔ دیکھئے جاء الحق ص ۱۶۸۔

☆تو اس عقیدہ کو رکھ کو احمد رضا صاحب کافر ہوئے۔

☆نیز انوار ساطعہ والے بھی اسی کے مستحق ہیں۔

☆جو لوگ یہ کہیں کہ ہمارا یہ عقیدہ نہیں وہ بھی کافر ہیں کیونکہ انکا اپنا اصول ہے کہ اب جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہ ہو اس کو وہ کافر سمجھتے ہیں (الصوارم الهندیہ مولوی حشمت علی) تو ہر طرح رضا خانیوں کی موت ہی ہے۔ یہ علماء دیوبند پر فتوؤں اور بہتان و الزام کا نتیجہ ہے کہ آج اپنا ایمان بھی نہیں بچ رہا خدا رضا خانیوں کو سمجھ دے۔

☆اس بات سے ایک اور بات بھی پتا لگی کہ نبوت کے اصل گستاخ یہ ہیں اور اپنی گستاخیوں کو چھپانے کے لئے یہ دوسروں کو گستاخ کہہ دیتے ہیں۔ سچ ہے چور مچائے شور

نمبر ۲:

مفتی فیض احمد اویسی دیوبندیوں کے متعلق لکھتے ہیں؛

”مگر کمالات انبیاء کے منکر ہیں کہ حاضروناظر کے کلمات کا حضور ﷺ کے لئے استعمال کرنا کفرو شرک قرار دئے جارہے ہیں“

(دلوں کا چین ص ۲۵)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

”جب سے مخالفین نے حضور ﷺ کے حاضروناظر ہونے کے کمال کا انکار کیا ہے“

(دلوں کا چین ص ۳۱)

اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ ہمارے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ حاضروناظر کے کمال کے منکر ہیں۔ یہ خود اس بات کے منکر ہیں۔

مولوی احمد رضا صاحب نے تو کرشن کنہیا کو بھی کئے مقامات پر حاضروناظر مانا ہے۔

(ملفوظات حصہ اول)

مولوی احمد رضا لکھتے ہیں؛

”وہ وصف جو غیر انسان کے لئے ہوسکتی ہے انسان کے لئے کمال نہیں اور جو غیر مسلم کے لئے ہو سکتے ہے مسلم کے لئے کمال نہیں“

(ملفوظات س۳۰۹)

☆تو جو انہوں نے شیطان یعنی غیر انسان کے لئے ثابت کردی ہے وہ نبی ﷺ کے لئے ان کے اصول سے کمال ہی نہیں ہے۔

☆تو آپ خود سوچیں فیض احمد اویسی کی بھڑیں بے سود ہوگئی اور اعلی حضرت خود ہی اس کمال کے منکر نکلے۔

☆جو اس کمال کا منکر ہو یعنی حاضروناظر کا منکر ہو اس پر عمر اچھروی کے اور انوار قمریہ کے فتوے لگے یا نہیں؟؟؟

ہے کوئی رضاخانی جو احمد رضا کے اصول سے اس کی جان چھڑوا سکے؟؟؟

؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

{رضاخانی عقیدہ کی سنگینی}

اب ہم بلا تاخیر وہ حوالے پیش کریں گے جس سے اس عقیدہ کہ اصلیت خوب خوب واضح ہوجائے گی۔

نمبر ۱: مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں؛

''حضور ﷺ جبین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضروناظر ہوتے ہیں۔ یہ الگ امر ہے کہ آپ مثل کراماً کاتبینا یسے واقعات سے اپنی نظر محفوظ فرمالیں''

(مقیاس الحنفیت)

☆اس پر تنصرہ تو ہم نہیں کریں گے اہل علم وعقل اس بات کو ضرور سمجھ گئے ہوں گے۔

☆ کچھ رضاخانیوں کا کہنا ہے کہ اسی عبارت میں نظر کی حفاظت کی بات ہے۔ہم ان سے کہیں گے کہ نظر کی حفاظت کا مطلب تو یہی ہے کہ اس جگہ پر آپ بھی ناظر ہونا نہیں مانتے۔اور آپ ﷺ اگر نظر محفوظ فرمائیں تو آپ کے کہنے کے مطابق انہیں آنکھ کے پردے کے پیچھے کا عدم علم ماننا پڑے گا۔ پھر کس منہ سے دیوبندیوں کے متعلق کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ارے تم تو آنکھ کے پردے کے پیچھے کا علم نہ مان کے عاشق نکلے واہ!!

☆تو مانو عمر اچھروی صاحب گستاخ ہیں۔

نمبر ۲: مفتی احمد یار صاحب لکھتے ہیں:

''تاریک راتوں میں تنہائی کے اندر جو کام کئے جاویں وہ بھی نگاہ مصطفی علیہ السلام سے پوشیدہ نہیں''

(جاء الحق ص ۷۲)

☆اسکو بھی ہم بغیر تبصرہ چھوڑتے ہیں۔اہل فہم خود سوچ سکتے ہیں کہ رات تاریک رات میں تنہای ء میں کون سے کام ہوتے ہیں۔

نمبر ۳: ایک اور رضاخانی لکھتے ہیں؛

''جس جگہ کوئی زنا کررہا ہے، جس جگہ کوی ءرشوت حاصل کررہا ہے، جس جگہ کوئی شراب نوش کر رہا ہے یوجس جگہ کوئی بدکاری کررہا ہے یا خلوت میں بدفعلی کررہا ہے یا چوری کررہا ہے حضور ﷺ کے شاہد ہیں حضور ﷺ مشاہدہ فرمارہے ہیں''

(تفسیر اسرار البیان ص ۱۰۳)

☆ یہ عبارت تو بالکل واضح ہے۔فیصلہ عوام پر چھوڑتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

{رضاخانی عقیدہ کاردان کے قلم سے}

نمبر ۱ : مولوی عبدالسمیع لکھتے ہیں:

" کوئی ایسانہیں جوعرش سے لے کرتاتحت الثری ہرمکان ہرزمان ہرآن میں اللہ کی طرح حاضرو ناظرہو" (انوارساطعہ ص ۲۳۴)

نمبر ۲ : فتاوی مسعودی والے لکھتے ہیں

"واضح ہوکہ یارسول اللہ کہناوقت سونے اورنشت اورہرکار وغیرہ کے وقت ممنوع ہےاوربنیت حاضروناظرکہنا موجب شرک ہے"

(فتاوی مسعودی ص۵۲۹)

نمبر ۳ : مفتی دیدارشاہ صاحب لکھتے ہیں:

"لفظ حاضروناظرسے اگرحضورنظوربالذات مثل حضورنظورباری تعالی ہروقت ہرلحظہ مرادہےتویہ عقیدہ محظ غلط مغفی الی الشرک ہے۔اہل اسلام میں یہ عقیدہ کسی جاہل واجہل کابھی نہ ہوگا"

(رسول الکلام ص ۱۰۵)

نمبر ۴ : انوارشریعت میں لکھاہے:

"انبیاء وصالحین کوہروقت وہرلحظہ میں حاضروناظرنہ سمجھاجائے"

(انوارشریعت ص ۹۱)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆